BA Part II Urdu (Hon) Paper 3rd

Dr Shahnaj Ara
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D College Tripu

غالب کا شاعرانہ عظمت

غالب جن کا نام مرزا اسداللہ خاں تھا اور تخلص پہلے غالب اور کبھی اسد بھی کرتے تھے ۔ اردو کے سب سے زیادہ جانے مانے شاعر ہیں ۔ ان کی شہرت ان کے چھوٹے سے دیوان کی وجہ سے ہے ۔ غالب نے انسانی ذہن وفکر کی عظمت کو بذات خود ایک قدر کی حیثیت سے پیش کیا ہے ۔ اور یہی چیز انہیں ذوق، مومن آتش اور ناسخ کے علاوہ دوسرے شعراء سے ممتاز کرتی ہے ۔ غالب کے یہاں ~~تخلیقی فکر کے بجائے~~ تحلیلی فکر کے بجائے تخلیقی فکر پائی جاتی ہے ۔ اور یہ ایسا فکر تھا، اگر وہ تحلیلی فکر کو اپنی غزل میں اپناتے تو شاعرانہ عظمت تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے تھے ۔

غالب نے اپنی فنی اور فکری ورثہ تلاش کرنے میں ذہنی آزادی اور ذاتی تجربے کو اپنا رہبر بنایا، عقل سے روشنی مانگی اور تخیل کی مدد سے جذبہ و عقل، وجدان اور شعور کو ملا کر شعر کی تخلیق کی ۔ عشق جو ہر حیات اور ہماری غزل کا محبوب موضوع رہا ہے ۔ غالب کے عشق میں وارفتگی ہے ۔ لیکن والی بے چارگی نہیں، بے خودی ہے، سپردگی نہیں برگشتگی ہے ۔ افسردگی نہیں ۔ حق تو یہ ہے کہ حسن وعشق کے جذبات و احساسات اور واردات و کیفیات کی ترجمانی کے سلسلے میں انسانی نفسیات کے رنگ کی جیسی تصویریں غالب نے کھینچی ہیں ۔ اس کی مثال دوسری جگہ ملنی مشکل ہے ۔

غالب کی غزل کا مہذب اور پر تکلف انداز و بیان میر کے سادہ اور درویشانہ انداز بیان کے مقابلے میں بڑی جاذبیت رکھتا ہے ۔

Scanned with CamScanner

غالب کی انقلابی خصوصیات اور اس کے اہم تحریری پہلو

یہی وہ خوبی ہے جو غالب کو ان کے ہم عصروں میں ممتاز کرتی ہے۔ غالب کی غزلوں میں جہاں گہری معنویت ہے وہیں ان کی غزلوں کا فلسفیانہ پہلو بھی ان کے ہم عصر شعراء کی نسبت زیادہ گہرا ہے۔

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد
بارے آرام سے ہیں اہل جفا میرے بعد

غالب کی شاعرانہ عظمت کے بارے میں اقبال نے کہا تھا تھا۔ جو خود بلند پایہ شاعر تھے۔ انہوں نے غالب کے فکر و تخیل کو ان کی عظمت اور ہر دلعزیزی کا سبب بتایا ہے۔ اور غالب کے وسعت تخیل کی داد مغربی مفکر مرزا غالب نے بھی دی ہے۔ تخیل کے اندرونی رموز سے ہی غالب نے اپنی غزلوں میں فائدہ اٹھایا ہے اور وہ اندرونی رموز دل ہے۔ تخیل کی ان دقیق رموز تک پہنچ آراء میں ہی غالب کا سارا دیوان بھرا ہوا ہے۔ مرزا غالب میں تضادات یکجا کرنا اور ان میں امتزاجی کیفیت پیدا کرنے کا خاص ملکہ و لیاقت تھی۔ انہوں نے اپنی تغزل کی پیش سازی میں بھی اسی اصول پر عمل کیا۔ اردو غزل گویوں میں بس دو زبردست پیش ساز موجود ہیں۔ ولی دکنی اور مرزا غالب۔ ولی دکنی نے شاہ گلشن کے مشورے کے مطابق دکنی میں فارسی الفاظ اور تراکیب رائج کیں اور اس طرح انہوں نے ذخیرہ الفاظ کو بہم پہنچا کر اردو کی شاعری کی بنیاد رکھی میر تقی میر نے ولی دکنی کے اسلوب کو نکھارا اور ولی دکنی نے جو قدم اٹھایا وہ ادبی لحاظ سے انقلاب آفرین تھا۔
غالب نے جو قدم اٹھایا وہ اس سے بھی زیادہ انقلابی تھا۔

(۳)

غالب کے یہاں ان کی پہچان ہے۔ انہوں نے فارسی کے محاوروں کا

اردو ترجمہ کر کے اپنی غزلوں میں کھپایا اور اس طرح جدت اور شاذہ کاری کا

ثبوت دیا۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا جب وہ فارسی میں سوچتے ہوں اور

اردو میں شعر کہتے ہوئے بلا تکلف اس کا استعمال کر دیتے ہوں۔ اس کی سینکڑوں

مثالیں غالب کے کلام میں موجود ہیں۔ انہوں نے فارسی ترکیبات اور صفات بلا

تامل اردو میں استعمال کئے اس طرح وہ عام روایت سے ہٹ کر اپنی راہ علیحدہ

نکالنا چاہتے تھے۔ ولی دکنی کے متبعین میں میر تقی میر اور غالب کے متبعین میں

اقبال جیسے شاعر پیدا ہوئے۔ میر نے ولی کی روایات کو اور اقبال نے غالب کی

روایات کو دو دھاروں کی شکل میں اردو میں مستقل حیثیت دے دی

Shahnaj Ara.